ہندوستان اور ایران وتوران کے درمیان تعمیری تعلقات، سمرقند کی مساجد اور گورامیر، ان مباحث پر کلام کرنے کے بعد شاہجہان کے عہد میں مغلیہ سلطنت کی وسعت، شاہجہان کا اعلیٰ ذوقِ تعمیر اور ہندوستان وکابل کے مختلف علاقوں میں اُس کے تعمیری کارناموں کی داستان سنائی ہے جو صفحہ ۶۰ پر ختم ہوتی ہے، پھر ممتاز محل اور عہدِ جہانگیری کے مشہور شاعر طالب آملی کی بہن صدر النساء اور چند اور ایرانی النسل امراء واعیان اور تاج محل کی تعمیر سے قبل آگرہ کا تذکرہ ہے، اب تاج محل کا بیان شروع ہوتا ہے۔ اس سلسلہ میں ڈاکٹر صاحب نے بتایا ہے کہ اس کی تیاری کس طرح شروع ہوئی، اس کے مختلف حصوں کے کیا نام ہیں؟ اس کی تعمیر میں کون کون سے پتھر استعمال کئے گئے ہیں، اس کا مسالہ اور نقش ونگار کن چیزوں سے مرکب ہیں، اس کے کتبات کیا ہیں، اس کا معمار کون تھا؟ ایک یورپین سیاح کی اس سلسلہ میں غلط بیانی غرضکہ یہ سب مباحث بڑی تحقیق کے ساتھ زیرِ گفتگو آئے ہیں اور بقول مصنف کے اس میں شبہ نہیں کہ یہ کتاب اپنی نوعیت کے اعتبار سے اردو لٹریچر میں منفرد ہے، ساتھ ہی مختلف تعمیری نمونوں کے فوٹو کثرت سے ہیں۔ جنھوں نے کتاب کا حسن دوبالا کر دیا ہے۔ مگر افسوس ہے کتاب میں کتابت وطباعت کی غلطیاں جابجا رہ گئی ہیں پھر جہاں تک زبان کا تعلق ہے وہ بھی اصلاح طلب ہے۔

الوحی المحمدی :- سید رشید احمد صاحب ارشد۔ تقطیع کلاں ضخامت ۴۸۸ صفحات کتابت وطباعت بہتر، قیمت سات روپیہ ۵۰/ پچاس نئے پیسے پتہ :- کتاب منزل، کشمیری بازار، لاہور،

مصر کے مشہور فاضل اور محقق سید رشید رضا نے ایک مدلل کتاب مذکورۂ بالا نام سے لکھی تھی۔ جس میں انھوں نے وحی اور نبوت، قرآن مجید کا اعجاز، اور اس کی اجتماعی وتمدنی اور اخلاقی تعلیمات وغیرہا پر اپنے مخصوص بصیرت افروز انداز میں بحث کرکے علمی اور عقلی دلائل سے اور دوسرے مذاہب کی تعلیمات سے اُن کا تقابلہ وموازنہ کرکے یہ ثابت کیا تھا کہ قرآن مجید بے شبہ کلامِ الٰہی ہے اور اس کی تعلیمات ہی انسانی معاشرہ کے لئے فوز وفلاح اور ترقی وکامیابی کی ضامن ہو سکتی ہیں، چنانچہ یہ کتاب عربی داں طبقہ میں بڑی مقبول ہوئی اور چند مہینوں میں ہی اس کے متعدد اڈیشن نکل گئے، زیرِ تبصرہ کتاب اس کا اُردو ترجمہ ہے جو شگفتہ وسلیس اور عام فہم ہے۔ شروع میں لائق مترجم کے قلم سے ایک مقدمہ ہے